حصہ دوم :

سوال نمبر 2 :

-: (iv) :-

جواب :

حضرت عیسیٰ ؑ کی اپنی قوم سے نصیحتیں :

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم
کو درج ذیل نصیحتیں کیں۔

(1) اے لوگو ! صرف ایک اللہ کی

عبادت کرو جو تمہارا رب بھی ہے
اور میرا رب بھی ہے۔

(2) صرف اللہ کی عبادت کرو۔ یہی صحیح
اور سیدھی راہ ہے۔

(3) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے
کے لیے جنت حرام ہے۔ اور جہنم
واجب ہے۔

(4) شرک کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(5) شرک کرنے والوں کے لیے کوئی معافی نہیں

:- (۷) :-

جواب :

مجلس کے آداب :

سورۃ المجادلہ کی روشنی میں مجلس کے آداب درج ذیل ہیں۔

(1) مجلس میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے سلام کریں۔

(2) مجلس میں جہاں بھی جگہ ملے وہاں آرام اور خاموشی کے ساتھ بیٹھ جائیں

(3) مجلس میں حلقے بنا کر اور ٹولیوں میں نہ بیٹھا کریں۔

(4) مجلس میں پہنچ کر کسی اور کو جگہ خالی کرنے کے لیے نہ کہا جائے

(5) مجلس برخاست ہونے پر وہاں سے اُٹھ جائیں۔

(6) مجلس میں سرگوشیاں کرنے سے گریز

کیا جائے۔

(7) ایسا نہ ہو کہ مجلس برخاست ہو جائے اور یوں وہاں ٹولیاں بنا کر بیٹھے ہوں۔

(ii) :-

جواب :

	عربی الفاظ	معنی
(1)	بالعقود	وعدے
(2)	یسئلونك	سوال کرتے ہیں
(3)	الانف بالانف	ناک کے بدلے ناک
(4)	السن بالسن	دانت کے بدلے دانت

PAKKHYBER KHUNKHWA

-: (vii) :-

جواب :

سورۃ النساء :

آیات :

اس کی کل آیات 172 ہیں

رکوع :

اسکے رکوع 16 ہیں۔

نزول :

سورۃ النسآء 3 ہجری سے 5 ہجری میں نازل ہوئی۔

وجہ تسمیہ :

"نسآء" کا مطلب ہے عورتیں۔ کیونکہ اس

KHYBER PAKHTUNKHWA

سورت میں عورتوں کے حقوق اور انکے متعلق احکامات اس سورت میں نازل ہوئی اسلیے اس سورت کا نام سورۃ النسآء ہے۔

دور جاہلیت میں عورتوں کے کوئی حقوق نہ تھے عورتیں معاشرے کا انتہائی مظلوم طبقہ تھیں بیٹیوں کی پیدائش کو عار سمجھا جاتا اور انکو زندہ دفن کر دیا جاتا۔ بیویوں کے بھی کوئی حقوق متعین نہ تھے۔ ایک مرد کے لیے بیویوں کی تعداد کی کوئی قید نہیں تھی کنیزوں کو جسم فروشی پر مجبور کیا جاتا۔ عورتوں کی عزت و عفت کا کوئی تحفظ نہ تھا۔ ان حالات میں قرآن نے عورتوں کو ان کے حقوق عطا فرمائے۔ وراثت میں حصہ دیا محرمات کی تفصیل بیان فرمائی

ایک مرد کے لیے بیویوں کی تعداد معین فرمائی۔ نیز ان کے درمیان عدل کا حکم فرمایا۔ عورتوں کو حق مہر، نان و نفقہ، لباس، رہائش کا حق دیا۔

-: (viii) :-

جواب :

انبیاء کرامؑ کی بعثت کا

مقصد :

اللہ تعالٰی نے حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمدﷺ تک انبیاء بھیجے ان تمام انبیائے کرامؑ کے بعثت کا مقصد اللہ تعالٰی نے قرآن پاک میں جگہ جگہ بیان فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے

ترجمہ :

"اور ہم نے رسول اسی لیے بھیجا تاکہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کی جائے۔"

ترجمہ :

"رسول اللہ کے حکم سے (جنت کی) بشارت دینے والے ہیں۔

اور جہنم کا ڈر سنانے والے ہیں"

ترجمہ:

"وہی (اللہ) ہے جس نے رسول بھیجا سچا دین دے کر تاکہ اسے غلبہ دے ہر دین پر خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گزرے"

ترجمہ:

"اور ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت کرتے ہیں اور تمھیں پاک کرتا ہے"

خلاصہ:

ان آیاتِ کریمہ سے نبی کریم ﷺ کا مقصد بعثت واضح ہوتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ پوری کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ ہے اسلیے صرف اللہ سے ڈرو۔ نیک اعمال کا بدلہ جنت ہے اور برے

اعمال کا بدلہ جہنم ہے۔

-: (iii) :-

جواب :

قرآن میں ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں ان میں عدل کرنے کا حکم ہے۔ قرآن میں چار بیویوں کا حق ہے لیکن اگر ان میں عدل نہیں کر سکتے اور ان کے حقوق انہیں مساوی نہیں ادا کر سکتے۔ تو صرف ایک پر اکتفا کر لو۔ کیونکہ بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنے والوں کے لیے قرآن میں سخت وعید بیان ہوئی ہے اور بیویوں کا ذکر بار بار قرآن میں آیا ہے۔ اسی لیے بیویوں کے درمیان عدل اختیار کرنا چاہیے یعنی جو حقوق ایک بیوی کو دو گے۔ تو وہ سب کو دو گے۔

6

حصہ سوم :

سوال نمبر 5 :

جواب :

ترجمہ :

8

"اور اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور اور دور کے (اجنبی) دوست اور مسافروں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو) "

سوال نمبر 4:

جواب:

یقیناً راضی ہو گیا
اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے جو بیعت
کر رہے تھے درخت کے نیچے پس
وہ جنتی تھے اور جو کچھ ان کے
دلوں میں تھا بس نازل کیا
اللہ نے ان پر سکینہ (بادل) اور
یقیناً ان کی فتح قریب ہے۔

بنو نضیر کی جلاوطنی کی وجوہات:

حضورؐ کی ہجرتِ مدینہ کے بعد مدینہ میں تین یہودی قبائل بنو قریظہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع آباد تھے۔ حضورؐ نے مدینہ تشریف لانے کے بعد ان قبائل سے دوستی کا معاہدہ کیا جسے "میثاق مدینہ" کہا جاتا ہے۔ اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ مدینہ کے مشترکہ دفاع کا معاہدہ تھا۔ معاہدے کے کچھ دیر بعد ان میں سے قبیلہ بنو قینقاع نے تو معاہدے کی خلاف ورزی شروع کر دی۔ مسلسل خلاف ورزیوں کی بنا پر حضورؐ نے اس قبیلے کو غزوۂ بدر کے بعد مدینہ بدر کر دیا۔

غزوہ احد (3 ہجری) کے بعد بنو نضیر نے مسلمانوں کے خلاف سازشیں

شروع کر دیں غزوۂ احد میں
وقتِ شکست سے یہ قبیلہ مسلمانوں
کے خلاف مہم جوئی میں شامل ہو گیا
اور ان کے سردار کعب بن اشرف
نے قریش مکہ سے گٹھ جوڑ کر کے
انہیں مدینہ پر حملہ کرنے کی دعوت
دی۔ اور حضور ؐ کو شہید کرنے کی
ناپاک سازش ~~شامل~~ کی۔

مسلسل بد عہدیوں کی وجہ سے
حضور ؐ نے اس قبیلے کے خلاف
لشکر کشی کا حکم دیا چنانچہ یہ
چند دن تک قلعوں میں لڑے بغیر
محصور رہے لیکن پھر ہتھیار ڈال
دئیے اور حضور ؐ نے انہیں لشکر کشی
کا حکم دیا اور مزید نرمی فرمائی
کہ جتنا سامان اونٹوں پر لاد کر
لے جا سکتے ہیں لے جائیں لیکن
ہتھیار نہیں لے جا سکتے ان میں
سے کچھ نکل کر شام میں چلے گئے
اور کچھ خیبر میں